پروگرام نمبر : 07 جولائی 2023ء

پروگرام
تربیتی جلسہ مجلس انصار اللہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَاَهۡلِيۡكُمۡ نَارًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ (66:7)

قیادت تربیت

تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمّہ داریاں

خصوصی ہدایات

ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔عند الضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جاسکتا ہے۔اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جارہا ہے۔سب انصار کو جمع کرکے کم ازکم اسی کو ہی سنایا جائے۔اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کرسکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

PROGRAMME No. : 07 JuLY 2023

از طرف: قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat Majlis Ansarullah Bharat

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ.................................. ضلع .... صوبہ..................

بتاریخ:..................... بروز............................

زیر صدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درسِ حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھٰذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ)

تلاوت کلام پاک

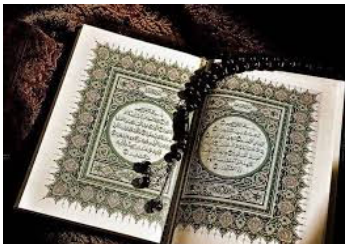

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ-وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ-عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِۚ-هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ-اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ-سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى۔يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ-وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

ترجمہ :

گر ہم نے اِس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تُو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ تفکّر کریں ۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔غیب کا جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی۔ وہی ہے جو بن مانگے دینے والا ، بے انتہاء رحم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے ،امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے اور کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ وہی اللہ ہے جو پیدا کرنے والا۔ پیدائش کا آغاز کرنے والا ہے مصور ہے۔تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اسی کی تسبیح کر رہا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ کامل غلبہ والا ہے ل۔اور صاحب حکمت ہے۔ (سورۃ الحشر۔آیت۔22تا25)

ہفتہ قرآن مجید

جماعت احمدیہ عالمگیر ماہ جولائی میں ہفتہ قرآن مجید مناتی ہے۔اور یہ سلسلہ دورِ خلافت ثالثہ سے شروع ہوا ہے۔ اس پورے ہفتہ میں مقامی جماعتیں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق قرآن کریم کے مختلف موضوعات پر تقاریر اور مختلف پروگرامز کرواتی ہیں تا کہ احباب جماعت، خصوصاً نومبائعین نیز نئی نسل کی قرآن کریم کے ساتھ محبت اور عقیدت میں ترقی ہو۔

عہد انصاراللہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاءاللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

پاکیزہ منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ

قرآں کتابِ رحماں سِکھلائے راہِ عرفاں

تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا	دل دیکھ کر یہ اِحساں تیری ثنائیں گایا
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا	یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
ہے آج ختم قرآں نکلے ہیں دل کے ارماں	تونے دکھایا یہ دن مَیں تیرے مُنہ کے قرباں
تونے سکھایا فرقاں جو ہے مدارِ ایماں	جس سے ملے ہے عرفاں اور دُور ہووے شیطاں
یہ سب ہے تیرا احساں تجھ پر نثار ہو جاں	یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
قرآں کتابِ رحماں سِکھلائے راہِ عرفاں	جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں
اُن پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں	یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت	یہ ہیں خدا کی باتیں اِن سے ملے ولایت
یہ نور دِل کو بخشے دِل میں کرے سرایت	یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
قرآں کو یاد رکھنا پاک اِعتقاد رکھنا	فکرِ معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صِدق و سداد رکھنا	یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ،
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ ۔

درس حدیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔
(بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القران)

حضرت رافع بن معلّیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔کیا میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن مجید کی سب سے بڑی سورۃ نہ سکھاؤں۔ پھر آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ جب ہم باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا۔اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے قرآن کریم کی سب سے بڑی سورۃ مجھے سکھانے کے متعلق فرمایا تھا۔اس پر آپؐ نے کہا یہ سورۃ اَلْحَمْد ہے، یہ سبعِ مثانی ہے۔یعنی اس کی سات آیتیں بار بار نازل ہوئیں اور بار بار پڑھی جائیں گی۔یہی وہ قرآنِ عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القراٰن باب فضل فاتحۃ الکتاب)

حضرت بشیرؓ بن عبدالمنذر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّمنے فرمایا جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(ابوداؤد کتاب الصّلوۃ باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا قرآن مجید سناؤ۔ میں نے حیران ہو کر عرض کیا۔حضورؐ! میں آپؐ کو قرآن سناؤں! حالانکہ قرآن آپؐ پر نازل کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔دوسرے سے قرآن سننا مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔تب میں نے سورۃ نساء کی تلاوت شروع کی۔ جب میں اس آیت پر پہنچا کہ ’’کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امّت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر تجھے گواہ بنائیں گے۔‘‘ آپؐ نے فرمایا بس کر دو تلاوت ختم کر کے جب میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ (بخاری باب حسن الصوت بالقراءۃ مسلم)

● ● ●

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے!

''انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے۔ اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے۔۔۔قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چل کر ایک اور قسم کا پھول چنتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 915)

''یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے۔ لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں چنانچہ میں اس وقت اس ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اپنی حمایت اور تائید کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ یعنی بے شک ہم نے اس ذکر (یعنی قرآن شریف) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں''۔ (الحکم 17 ر نومبر 1905ء)

''قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔ اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا''۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 409)

''مسلمانوں کو چاہئے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے۔ اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 140-141)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

قرآن کریم پڑھنے والے اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوتے ہیں!

پس ایسے لوگ ہی ہوتے ہیں جو تقویٰ میں ترقی کرنے والے اور راہ ہدایت پانے والے ہوتے ہیں۔ ان کے گھر کے ماحول بھی جنت نظیر ہوتے ہیں۔ ان کے باہر کے ماحول بھی پرسکون ہوتے ہیں۔ وہ بیوی بچوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ ماں باپ کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ صلہ رحمی کے بھی اعلیٰ معیار قائم کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ ہمسایوں کے بھی حقوق ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے دنیاوی کاموں کے بھی حق ادا کر رہے ہوتے ہیں اور وہ جماعتی خدمات کو بھی ایک انعام سمجھ کر اس کی ادائیگی میں اپنے اوقات صرف کر رہے ہوتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے، رحمان کے بندے ہوتے ہیں۔ ان کے بچے بھی ایسے باپوں کو ماڈل سمجھ رہے ہوتے ہیں اور ان کی بیویاں بھی ان سے خوش ہوتی ہیں اور پھر ایسی بیویاں ایسے خاوندوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہیں، اپنے عملوں کو بھی ان کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہیں اور اس طرح ایسے لوگ بغیر کچھ کہے بھی خاموشی سے ہی ایک اچھے راعی، ایک اچھے نگران کا نمونہ بھی قائم کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کا ہمسایہ بھی ان کی تعریف کے گیت گا رہا ہوتا ہے اور ان کا ماحول اور معاشرہ بھی ایسے لوگوں کی خوبیاں گنوا رہا ہوتا ہے۔ ان کا افسر بھی ایسے شخص کی فرض شناسی کے قصے سنا رہا ہوتا ہے اور اس کا ماتحت بھی ایسے اعلیٰ اخلاق کے افسر کے گن گا رہا ہوتا ہے اور اس کے لئے قربانی دینے کے لئے بھی تیار ہوتا ہے۔ اور اس کے دوست اور ساتھی بھی اس کی دوستی میں فخر محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ خوبیاں ہیں جو قرآن پڑھ کر اس پر عمل کر کے ایک مومن حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ اور بھی بہت ساری خوبیاں ہیں۔ یہاں تو میں ساری گنوا نہیں سکتا۔ تو جس کو یہ سب کچھ مل جائے وہ کس طرح سوچ سکتا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ کر اس پر عمل نہ کرے جب عمل کرنے کے بعد یہ سب کچھ حاصل ہو رہا ہے۔ اور پھر جو دوسری مثال اس میں دی کہ جو اتنی نیکی رکھتا ہے گو وہ باقاعدہ گھر میں تلاوت تو نہیں کر رہا ہوتا، ترجمہ پڑھنے والا تو نہیں ہے، اس پر غور کرنے والا تو نہیں ہے لیکن جب بھی جمعہ پر آتا ہے، درسوں پر آتا ہے، نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے، وہاں قرآن کریم کی کوئی ہدایت کی بات سن لیتا ہے تو پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ اس کا مزا تو نہیں لیتا جو قرآن کریم کو پڑھنے، سمجھنے اور غور کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس سے بھی وہ کچھ نہ کچھ حصہ لے رہا ہوتا ہے۔

(از خطبہ جمعہ 24 ستمبر 2004ء)

منظوم کلام

حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ

اللہ میاں کا خط

قرآن سب سے اچھا		قرآن سب سے پیارا
قرآن دِل کی قوّت		قرآن ہے سہارا
اللہ میاں کا خط ہے		جو میرے نام آیا
اُستانی جی پڑھاؤ		جلدی مجھے سپارہ
پہلے تو ناظِرے سے		آنکھیں کروں گی رَوشن
پھر ترجمہ سکھانا		جب پڑھ چکوں میں سارا
مطلب نہ آئے جب تک		کیونکر عمل ہے ممکن
بے ترجمے کے ہرگز		اپنا نہیں گزارا
یا رَبّ تو رحم کر کے		ہم کو سِکھا دے قرآں
ہر دُکھ کی یہ دوا ہو		ہر درد کا ہو چارہ

تقریر: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قابل احترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے ’’

تربیت اولاد قرآن کریم کی ہدایت کی روشنی میں

سامعین کرام! تربیت کسی فرد، معاشرہ یا گروہ کی ایسی نشوونما کا نام ہے جو اُنہیں انسانی بلندی کے اعلیٰ مدارج تک پہنچا دیتی ہے۔ کسی بھی معاشرے کی اخلاقی و روحانی تعمیر و ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ہر فردِ بشر اُس میں حصہ لے اور اپنا کردار ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا (التحریم:7) ’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔‘‘

یعنی مومنوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رہیں اور اپنی اولاد کی فکر کرتے رہیں اور ان کی نگرانی کرتے ہوئے زندگی کے ہر معاملہ میں اُن کی مناسب رہنمائی کریں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہمارے مدنظر رہنا چاہئے کہ: اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ (ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

بچے اپنے ماں باپ اور بڑوں کے نقال ہوتے ہیں۔ وہ اُن کی تمام حرکات و سکنات کا بغور مشاہدہ کرتے ہیں اور اُسی کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے والدین کے لیے ضروری ہے کہ زندگی کے ہر معاملہ میں ان کے لیے بہترین نمونہ بنیں۔ والدین کو چاہئے اپنے بچوں کو صحیح اسلامی عقائد سکھائیں، اعلیٰ اخلاق اپنانے اور عمدہ اعمال بجالانے کی تلقین کرتے رہیں اور اپنے عملی نمونے سے اس رنگ میں اُن کی ذہنی پرورش کریں کہ اُن کا اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ مضبوط اور پختہ تعلق قائم ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ کے صالح بندے حضرت لقمان علیہ السلام اپنے لوگوں میں حکیم یعنی گہری حکمت کی باتیں کرنے والے مشہور تھے۔ اُن کی حکمت اور دانائی کی باتوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی شرفِ مقبولیت عطا ہوا اور ان کی اپنے بیٹے کو کی گئی نصائح کو ہمیشہ ہمیش کے لیے قرآن شریف میں محفوظ کر دیا گیا۔ ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں تربیت کے سنہری گُر بیان ہوئے ہیں۔

سورۃ لقمان کی آیات 14 تا 20 میں جو مضمون بیان ہوا ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کی نصیحت کی نیز والدین کے ساتھ احسان کی تعلیم کے ساتھ ہر حال میں اللہ کی اطاعت کی طرف متوجہ فرمایا۔ پھر اُسے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں سے آگاہ کیا۔ نماز قائم کرنے، اچھی باتوں کو پھیلانے اور ناپسندیدہ باتوں سے منع فرمایا اور ہر مصیبت پر صبر کی تلقین کی۔ انسانوں کو حقیر جاننے سے منع کرتے ہوئے نخوت سے انسانوں کے لیے اپنے گال پُھلانے سے منع فرمایا۔ عاجزی کی تعلیم دیتے ہوئے زمین میں یونہی اکڑ کر چلنے پھرنے سے منع کیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ تکبر اور فخر و مباہات کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر یہ نصیحت فرمائی کہ اپنی چال میں میانہ رَوی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھا کر

یعنی ہمیشہ ادب کے دائرے میں رہ کر بات کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو گدھے جیسی آوازیں بالکل پسند نہیں۔ حضرت لقمان کی ان نصائح سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی اولاد کی تربیت کی طرف متوجہ رہے اور اس ضمن میں کسی غفلت اور کوتاہی کا مظاہرہ نہ کیا کیونکہ اولاد کی تربیت ایک دن کا کام نہیں بلکہ یہ ایک عمل پیہم ہے جسے تسلسل کے ساتھ اور عمدہ نصیحت کے ساتھ جاری رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے ایک اور مقام پر جماعت مومنین کو یہ توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کے لئے اُس کے حضور دعائیں کرتے رہا کریں۔ جیسا کہ فرمایا: وَ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚؕ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَ اِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (الاحقاف:16) ”اور میرے لئے میری ذرّیّت کی بھی اصلاح کردے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔“ تربیت اولاد کے لیے یہ بھی ایک ضروری امر ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کے لیے بار بار یاددہانی کروائی جائے۔ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: سلیمانؑ کی والدہ نے ان سے کہا: اے بیٹے! رات کو زیادہ نہ سویا کرو کیونکہ رات کو زیادہ نیند قیامت کے دن انسان کو فقیر بنادے گی۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ)

کسی بھی قوم کی ترقی کا دارومدار اُس کے نونہالوں کی اچھی تربیت سے وابستہ ہوتا ہے۔ اگر نئی نسل کی اچھی تربیت کر لی جائے تو وہ جماعت اخلاقی، دینی اور دنیاوی ہر میدان میں دوسری قوموں سے بہت آگے نکل سکتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس اہم نکتہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”قوموں کی تباہی کا باعث ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ ترقی کے لئے تو کوشش کرتی ہیں... اپنے تقویٰ کا خیال رکھتی ہیں مگر اولاد کے اخلاق کی طرف پوری توجہ نہیں کرتیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا نیکی کا معیار گرنے لگتا ہے... اور آخر قوم تباہی کے گڑھے میں گرجاتی ہے... اگر مسلمان اس نکتہ کا خیال رکھتے تو آج اُن کا یہ حال نہ ہوتا۔ انہوں نے ایک وقت اپنی اولاد کی تربیت کے فرض سے کوتاہی کی اور ان کی ناجائز محبت ان پر غالب آ گئی یا انہوں نے شادیوں میں احتیاط سے کام نہ لیا۔ تم میں سے ہر ایک شخص علاوہ اپنی ذات کی ذمہ داری کے بعض دوسرے وجودوں کا بھی ذمہ دار ہے۔ پس خالی اپنے نفس کی طہارت انسان کے کام نہیں آسکتی۔“ (تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 42۔ از مصلح موعودؓ)

پس اگر کوئی قوم اپنے آپ کو دیر تک زندہ رکھنا چاہتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی نسلوں کی اچھی تربیت کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”جماعتی ترقی ہمارے اپنے بچوں کی تربیت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔ جماعت اور اسلام کا غلبہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ اس خدا کی تقدیر ہے جو تمام طاقتوں کا مالک خدا ہے اور وہ ناقابل شکست اور غالب ہے۔ اگر کوئی ہم میں سے راستے کی مشکلات دیکھ کر کمزوری دکھاتا ہے، اگر ہماری اولادیں ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث بن جاتی ہیں، اگر ہماری تربیت کا حق ادا کرنے میں کمی ہماری اولادوں کو دین سے دُور لے جاتی ہے... تو اس میں سے دین کے غلبے کے فیصلے پر کوئی فرق نہیں پڑتا، ہاں جو کمزوری دکھاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ دوسروں کو سامنے لے آتا ہے اور لوگوں کو سامنے لے آتا ہے، نئی قومیں کھڑی کر دیتا ہے۔

پس اس اہم بات کو اور یہ بہت ہی اہم بات ہے ہمیں ہمیشہ ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی نسلوں کی تربیت کی فکر کی ضرورت ہے۔ سب سے اہم بات اس سلسلے میں ہمارے اپنے پاک نمونے ہیں۔'' (خطبات مسرور جلد 7 صفحہ 507)

اسی طرح دعا مومن کا سب سے بڑا ہتھیار اور قیمتی خزانہ ہے۔ دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا اہم ترین ذریعہ ہیں۔ یہ وہ تیر بحدف نسخہ ہے جس کا وار خطا نہیں جاتا۔ پس جس نے دعاؤں کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا اُس نے خیر، کامیابی اور فلاح کے رستے کو پالیا۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اپنے مومن بندوں کو اپنی اولاد کے لئے دعا کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان: 75) ''اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرکِ خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے... ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آدابِ تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں۔ اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 309۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اسی طرح ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز والدین کو اولاد کے لیے دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: ''آئندہ نسلوں کی بقا کے لئے یہ نہایت اہم نسخہ ہے کہ جہاں ظاہری تدبیریں اور کوششیں ہو رہی ہیں جو اپنی اولاد کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ایک انسان کرتا ہے وہاں دعا بھی ہو کیونکہ اصل ذات تو خدا تعالیٰ کی ہے جو اچھے نتائج پیدا فرماتا ہے۔ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ وہ لوگ اپنی ذاتی صلاحیت سے اپنی اولاد کی تربیت کر رہے ہوتے ہیں تو یہ بھی خیال غلط ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/ستمبر 2009ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن)

الغرض تربیت اولاد کے بے شمار ذرائع ہیں۔ مثلاً اولاد کی عزت و تکریم، معاملات میں اعتدال اور میانہ روی کی عادت، بچوں کی حوصلہ افزائی، بچوں کی خوشیوں کا خیال رکھنا وغیرہ۔ انہیں اختیار ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے بچوں کی ایسی عمدہ تربیت کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ ہر موقع پر والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ